السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ لفظ ضاد ظا سے زیادہ مماثلت رکھتا ہے یا دال سے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فقہ کی معتبر روایات کی بنا پر یہ حرف ظاء سے مشابہت رکھتا ہے دال سے مشابہ نہیں ہے ۔ مسند مختار میں مفسدات نماز کے بیان میں لکھا ہے اگر کوئی کلمة قراءت میں زیادہ ہوجائے یا کم ہوجائے ۔ یا مقدم موئثر ہوجائے یا کوئی لفظ کسی لفظ سے بدل جائے مثلاً من ثمرہ اذا اثمر کے آگے (؟؟؟) کا اضافہ کردے یا انفجرت کی بجائے پڑھ جائے یا اداب کی بجائے یاب پڑھ جائے تو جب تک اس کے معنی تبدیل نہ ہوں گے نماز فاسد نہ ہوگی ہاں اس صورت میں معنی کی تبدیلی سے بھی نماز ہوجائے گی جبکہ ومشابہ حروف میں امتیاز کرنا مشکل ہو مثلاً ضاد اور ضاء فتاویٰ عالمگیری فتاوی قاضی خان میں بھی ایسا ہی ہے اور لکھا ہے کہ اگر جانتے بوجھتے حرف کو بدل دے تو نماز جائزنہ ہوگی ورنہ ہوجائے گی ۔ کردری کی وجیز اور فتح القدیر میں بھی ایسا ہی ہے ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ ضاد اور ضاد میں امتیاز مشکل سے ہوتا ہے اور یہ حرف کثرت مشابہت ہی کی وجہ سے ہے ۔ واللہ اعلم ۔

1 ۔ جس نے سورة کے ابتداء سے بسم اللہ کو چھوڑدیا ۔ اس نے قرآن مجید کی ایک سوچودہ آیتیں چھوڑدیں ۔

2 ۔ عبدالغنی صاحب کا معمول یہ ہے کہ وہ رع اختلاف کےلیے دو صورتوں کے درمیان بسم اللہ پڑھ لیا کرتے تھے اور میرے والد صاحب بھی ایسا ہی فرماتے تھے ۔

کے مسئلہ ۔ سورة سے پہلے سری اور جہری نمازوں میں بسم اللہ پڑھ لینا ہمارے ہاں مکروہ نہیں ہے ۔ اور اس پر سب کا اتفاق ہے اگر بسم اللہ پڑھ لے تو بہتر ہے اگر کوئی اختلاف ہے تو اس کے مسنون ہونے میں ہے ۔ اور عدم کراہت پر سب کا اتفاق ہے ذخیرہ مجتبیٰ میں بھی ایسا ہی ہے دراور حاشیہ عابد سندھی میں ہے کہ ابن ہمام اور ان کے شاگرد وحیٰ نے کہا ہے کہ اگر بسم اللہ پڑھ لے تو بہتر ہے تاکہ اختلاف سے بچ جائے اور جہری اور سری نمازوں میں کوئی فرق نہیں ہے سری میں سراً پڑھے اور جہری میں جہراً ۔ واللہ اعلم ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نذیریہ

جلد : 2، کتاب الاذکار والدعوات والقراءة : صفحہ : 48

محدث فتویٰ